12 ادائیگی اور چکتائی کا نظام

ادائیگی و چکتائی کا مؤثر نظام کسی مالی انفراسٹرکچر کا اہم عنصر ہوتا ہے جو جدید منڈی پر مشتمل معیشت کو چلانے کے لیے ناگزیر ہے۔ صحیح طور پر ادائیگی کا نظام چلانے سے نہ صرف حقیقی اور مالی لین دین کی لاگت میں کمی آتی ہے بلکہ زر کے بہاؤ میں اضافے، لین دین سے متعلق مالی دھچکوں میں کمی اور مالی نظام میں عوام کے اعتماد میں مضبوطی کے ذریعے محدود مالی وسائل کے بھرپور استعمال میں مدد ملتی ہے۔ ادائیگی و چکتائی کا مؤثر نظام مالی استحکام کے قیام و نمو اور زری پالیسی کے انتظام کو مزید تقویت دیتا ہے۔

ادائیگی کے نظام کی نگرانی کرنا مرکزی بینک کا اہم فریضہ ہے۔ اسٹیٹ بینک، پاکستان کا مرکزی بینک اور مالی شعبے کا ضابطہ کار ہے جو ادائیگی کے نظام کی نگرانی کا ذمہ دار ہے اور کئی برسوں سے ملک میں ادائیگی و چکتائی کے نظام کو موزوں طور پر چلانے کے لیے کوشاں ہے جبکہ مالی منظر میں بدلتے ہوئے محرکات کے پیش نظر اس کے دائرہ کار اور گنجائش میں مسلسل اضافہ کیا گیا ہے۔

اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں ہونے والی حالیہ اختراعات کے ادائیگی و چکتائی کے نظاموں پر گہرے اثرات مرتب ہوئے ہیں جس کے نتیجے میں اس کی استعداد اور کارگذاری میں کئی گنا اضافہ ہوا ہے جبکہ مالی اداروں کی جانب سے خردہ اور زیادہ مالیت کے لین دین دونوں کے لیے تیار کیے گئے کئی تکنیکی حل دستیاب ہیں اور ان میں کی گئی جدت عوام کو زیادہ محسوس ہوئی ہے۔ اس باب میں ادائیگی و چکتائی کے نظام میں ترقی اور مالی نظام میں استحکام کے قیام پر اُس کے کردار پر توجہ دی گئی ہے۔ یہ باب پانچ بڑے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جن کے عنوان یہ ہیں: پاکستان میں ادائیگی کے نظام کا ارتقا؛ قانونی ڈھانچہ جس کی بنیاد پر یہ کام کرتا ہے؛ خردہ ادائیگی کے نظام اور الیکٹرانک بینکاری میں پیش رفت؛ بین البینک بروقت چکتائی کے پاکستانی طریقہ (PRISM) کے ذریعے زیادہ مالیت کے لین دین کی چکتائی؛ اور سوسائٹی فار ورلڈ وائیڈ انٹر بینک فنانشل کمیونی کیشنز (SWIFT) کے ذریعے زرمبادلہ کے لین دین کی چکتائی۔

12.1 ادائیگی کے نظام کا ارتقا

ادائیگی کا نظام ادائیگی کے آلات کے مجموعے، بینکاری طریقوں، معیارات، فنڈز کی منتقلی کے نظام اور مالی و حقیقی لین دین کے لیے اقتصادی ایجنٹوں کے درمیان فنڈز کی منتقلی کے حوالے سے تکنیکی سہولت فراہم کرنے پر مشتمل ہے۔ مالی استحکام کے قیام میں مالی ڈھانچے کے اہم کردار کو تسلیم کرتے ہوئے جنوری 2001ء میں بینک برائے عالمی چکتائی (بی آئی ایس) کی ادائیگی و چکتائی نظام کی کمیٹی نے چکتائی کے اہم نظاموں کے بنیادی اصول جاری کیے۔ جس میں ادائیگی کے مؤثر اور محفوظ نظام کے خاکے اور معاملات کے لیے عالمی معیار اور طریقوں کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے۔[1] ان اصولوں کے تحت مرکزی بینکوں کے لیے چند ضروری شرائط ہیں: (1) ادائیگی کے نظام کی وسعت اور مقاصد کی وضاحت کریں اور عوام کو اپنے کردار اور پالیسیوں کے بارے میں آگاہ کریں؛ (2) بنیادی اصولوں پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں؛ اور (3) ادائیگی کے نظام کی کارگذاری اور تحفظ میں بہتری لانے کے لیے دیگر مرکزی بینکوں اور ملکی یا غیر ملکی عہدیداروں کے ساتھ تعاون کریں۔

گذشتہ کئی برسوں سے اسٹیٹ بینک نے ملک میں ادائیگی کے ڈھانچے کو جدید بنانے کی کوشش کی ہے۔ روایتی کلیرنگ کی خودکار خدمات (مثال کے طور پر شبینہ کلیرنگ، اسی روز ہونے والی زیادہ مالیت کی کلیرنگ، شہروں کے درمیان کلیرنگ وغیرہ) کے لیے نیشنل انسٹی ٹیوشنل فیسی لیٹیشن ٹیکنالوجیز (پرائیویٹ) لمیٹڈ (نفٹ) قائم کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ایک اور اہم پیش رفت بین البینک بروقت چکتائی کے پاکستانی طریقہ (پرزم) کا آغاز ہے۔ اسٹیٹ بینک نے یہ ادارہ یکم جولائی 2008ء کو قائم کیا اور وہی اس کے معاملات بھی چلاتا ہے۔ پرزم ایک اہم ادائیگی کا نظام ہے جو ملک میں بلند قدر کی ادائیگیوں کی چکتائی کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔

12.1.1 قانونی ڈھانچہ

بینک دولت پاکستان ایکٹ 1956ء کے تحت اسٹیٹ بینک ادائیگی کے نظام کی نگرانی کرتا ہے۔ حال ہی میں ادائیگی کے نظاموں اور رقوم کی الیکٹرانک منتقلی

[1] جنوری 2001ء میں بینک برائے عالمی چکتائی (بی آئی ایس) کی ادائیگی و چکتائی نظام کی کمیٹی نے ادائیگی کے اہم نظاموں کے بنیادی اصول جاری کیے۔

ایکٹ 2007ء جاری کیا گیا ہے جو ملک میں ادائیگی کے نظام کو چلانے کے لیے عمومی قانونی ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ پرزم کے متعارف کروانے کے ساتھ قواعد کی تشکیل کی کوششیں جاری ہیں جس سے نظام میں حتمی چکتائی کے لیے متعلقہ طریقہ کار کی وضاحت ہو سکے گی۔

12.2 خردہ ادائیگی کا نظام

پاکستان میں خردہ ادائیگی کا نظام (آر پی ایس) لین دین کی ادائیگیوں کے لیے روایتی اور جدید آلات دونوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ عام طور پر نقد اور چیک دونوں استعمال کیے جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے فرد واحد ادائیگی کے لیے نقد رقم کے استعمال کو ترجیح دیتا ہے جبکہ کمرشل لین دین کے لیے چیک استعمال کیے جاتے ہیں۔ **چارٹ 1** سے ادائیگی کے وسیع طریقہ استعمال ظاہر ہوتے ہیں جو فنڈز کی منتقلی کے لیے کسی بھی ادائیگی کے نظام میں استعمال ہوتے ہیں۔ پاکستان میں چکتائی کے لیے نقد ادائیگی کا استعمال سب سے زیادہ کیا جاتا ہے تاہم نوٹوں کی ہاتھوں سے گنتی، ان کی تصدیق اور کرنسی نوٹوں کی ذخیرہ کاری جیسے مسائل کی وجہ سے ادائیگی کا یہ طریقہ مہنگا ثابت ہوتا ہے۔

چارٹ 12.1: فنڈز کی منتقلی

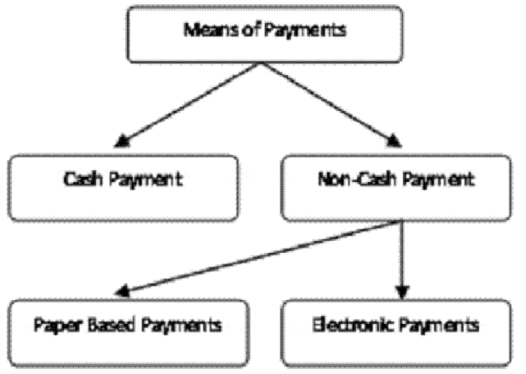

غیر نقد ادائیگیوں کو کاغذی اور الیکٹرانک آلات کی ادائیگیوں کے مزید زمروں میں تقسیم کر دیا گیا ہے۔1990ء کی دہائی کے وسط سے ان غیر نقد ادائیگیوں کے آلات میں اہم تبدیلیاں ہوئی ہیں۔ جن میں سے چند اہم پیش رفت کو ذیل میں بیان کیا گیا ہے تا کہ ملک میں خردہ ادائیگی کے نظام کی موجودہ صورتحال کی عکاسی ہو سکے۔

12.2.1 کاغذی لین دین اور کلیرنگ

پاکستان میں مجموعی خردہ لین دین میں کاغذی سودوں کے حصے کے تخمینے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خردہ ادائیگی کا نظام کاغذی لین دین کی وجہ سے اب تک غالب ہے (**شکل 12.1**)۔ حجم اور قدر کے لحاظ سے کاغذی لین دین زیادہ تر چیکس کے ذریعے ہوئی ہے جو نقد رقم نکلوانے کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔ کاغذی لین دین کے مجموعی حجم اور رقم کے لحاظ سے دیگر تمام کاغذی آلات (پے آرڈرز، ڈیمانڈ ڈرافٹس، ٹیلی گرافک منتقلیاں وغیرہ) کا حصہ 10 فیصد سے بھی کم ہے۔

شکل 12.1: خردہ کاغذی لین دین کا حصہ

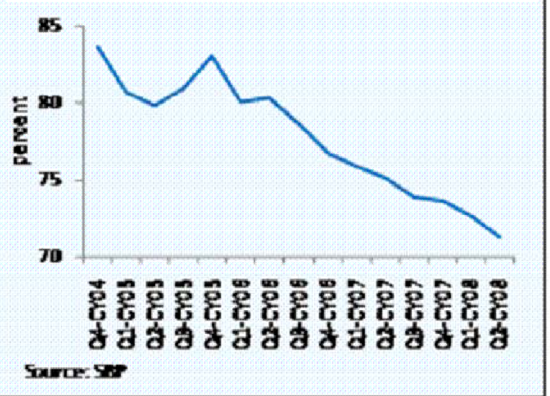

ان شماریات سے ظاہر ہوتا ہے کہ کاغذی لین دین کے حصے میں مسلسل کمی آئی ہے جس سے کاغذی نظام کی الیکٹرانک نظام کی طرف منتقلی کی عکاسی ہوتی ہے۔ کاغذی نظام کی کارگذاری میں بہتری لانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بینکوں کا کنسورشیم اور ایک نجی شعبے پر مبنی نیم خودکار کلیرنگ کمپنی قائم کی ہے جسے نفٹ کہا جاتا ہے۔ یہ ادارہ 1995ء میں قائم کیا گیا۔ نفٹ پاکستان کے بڑے شہروں میں تمام ممبران کو کلیرنگ کی چار اہم خدمات فراہم کرتا ہے جس میں شہروں کے درمیان کلیرنگ، شبینہ کلیرنگ، اسی روز ہونے والی زیادہ مالیت کی کلیرنگ اور امریکی ڈالر کی مقامی کلیرنگ شامل ہیں۔ حال ہی میں نفٹ کو اسٹیٹ بینک میں بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کی عملدرآمد میں معاونت کے لیے اپ گریڈ کیا گیا ہے۔

نفٹ ملک بھر میں 100 بڑے شہروں میں موجود 40 بینکوں کی 4,500 سے زائد شاخوں میں اپنی خدمات فراہم کر رہا ہے۔ اس کے نتیجے میں کاغذی آلات

شکل 12.2 : الیکٹرانک لین دین کے اجزائے ترکیبی، دوسری سہ ماہی سال 2008ء

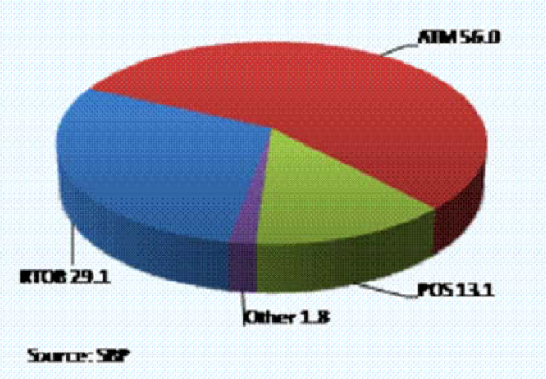

کے ذریعے ادائیگیوں کی چکتائی میں درکار وقت میں بڑی حد تک کمی واقع ہوئی ہے۔ مثال کے طور پر ملک میں امریکی ڈالر کی مقامی کلیرنگ کی سہولت کی وجہ سے غیر ملکی کھاتوں سے جاری ہونے والے امریکی ڈالر کے مقامی چیکس کے کلیرنگ کے وقت میں کمی آئی ہے۔ اور یہ کام تین ہفتوں سے کم ہو کر صرف چار دن میں ہوجاتا ہے۔ اس طرح سے صارفین کو مالی وسائل کا پورا فائدہ اٹھانے میں مدد ملتی ہے جو اس سے قبل کلیرنگ کے عمل میں رکاوٹ کا باعث تھے۔ اس لحاظ سے نفٹ پاکستان میں اپنے معاملات کی کارگذاری کو بڑھانے اور کاغذی سودوں کے نظام کو چلانے میں بہتری لا رہا ہے۔

12.2.2 برقی لین دین: ای بینکاری

شکل 12.1 میں مجموعی لین دین میں کاغذی سودوں کے حصے میں کمی کو دکھایا گیا ہے جو کہ اسی عرصے کے دوران برقی سودوں میں اضافے کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ شکل لین دین کے سہ ماہی حجم کے اعداد وشمار کی مدد سے بنائی گئی ہے جس سے برقی سودے 2005ء کی پہلی سہ ماہی کے 11.5 ملین سے بڑھ کر 2008ء کی دوسری سہ ماہی میں 33.9 ملین ہو گئے، اور ساڑھے تین سال کے قلیل عرصے میں اس میں تقریباً تین گنا اضافہ ہوا ہے۔ حالیہ چند برسوں میں برقی سودوں کے غیر مجموعی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام اقسام کے برقی سودوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ تاہم اے ٹی ایم سے متعلقہ لین دین کی نمو دیگر اقسام کے مقابلے میں بہت آگے نکل گئی ہے۔ مجموعی برقی سودوں میں بذریعہ اے ٹی ایم لین دین کا حصہ 50 فیصد ہے (**شکل 12.2**)۔

حالیہ چند برسوں میں ای بینکاری کے ڈھانچے میں جاری بہتری کی وجہ سے برقی لین دین میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی صارفین کی آگہی بھی بڑھی ہے۔ ای بینکاری کی سرگرمیوں کے رجحانات کا جائزہ ذیل میں پیش کیا گیا ہے۔

جدول 12.1 : بروقت آن لائن بینکاری کے رجحانات

	2006ء				2007ء				2008ء	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
سودوں کی تعداد '000' میں	5763	6626	6284	7560	7941	8948	9071	8775	9121	9888
سودوں کی رقوم 'ارب روپے میں'	2242	2399	2165	2375	2590	2961	3238	2915	3210	3954
سودوں کا اوسط حجم '000' میں	389.0	362.1	344.5	314.2	326.2	330.9	357.0	332.2	351.9	399.9

ماخذ: اسٹیٹ بینک

رئیل ٹائم آن لائن بینکاری (آرٹی او بی)

پاکستان میں کمرشل بینک 1990ء کے اواخر سے صارفین کو رئیل ٹائم آن لائن بینکاری کی شکل میں خودکار مالی خدمات فراہم کر رہے ہیں اور بینکاری کے جدید حل کو متعارف کرانے میں بھاری سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ ان پیش رفت کے ذریعے بینکاری نظام کی آپریشنل کارگذاری میں بہتری لائی گئی ہے۔

ملک بھر میں بینکاری نظام کی 60 فیصد سے زائد آن لائن شاخیں ہیں جو آرٹی او بی بشمول رقم نکلوانے، امانتیں اور رقم کی منتقلی کی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ آرٹی او بی مرکزی کھاتوں کے قیام میں کارپوریٹ شعبے کی بھی مدد کرتی ہے۔ آرٹی او بی سودوں کی تعداد اور حجم کے حالیہ رجحانات ان سرگرمیوں میں نمایاں اضافے کی تصویر کشی کرتے ہے (**جدول 1**)۔ خاص طور پر آرٹی او بی سودوں کے سہ ماہی اعداد وشمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ گذشتہ دو سالوں کے

جدول 12.2: خودکار تلامشینوں میں لین دین

	2006ء				2007ء				2008ء	
	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی	تیسری سہ ماہی	چوتھی سہ ماہی	پہلی سہ ماہی	دوسری سہ ماہی
خودکار تلامشینوں کی تعداد	1028	1612	1729	1948	2174	2294	2470	2618	3021	3121
سودوں کی تعداد ’000‘ میں	8902	10089	11418	12526	13174	14393	15999	16508	16385	19020
سودوں کا اوسط حجم ’000‘ میں	53.2	60.8	70.3	77.7	80.1	88.2	104.1	109.5	109.9	129.5
سودوں کا اوسط حجم ’000‘ میں	6.0	6.0	6.2	6.2	6.1	6.1	6.5	6.6	6.7	6.8

ماخذ: اسٹیٹ بینک

مقابلے میں جون 2008ء کے اختتام تک ان کے سودوں کی تعداد اور حجم میں بالترتیب 49.2 اور 68.4 فیصد ہوا ہے۔ مزید برآں جون 2008ء کے اختتام تک آر ٹی او بی کا اوسط حجم تقریباً 4 لاکھ رہا۔ اوسط لین دین کے بڑے حجم ظاہر کرتے ہیں کہ الیکٹرانک سودوں کا یہ طریقہ بنیادی طور پر چھوٹے اور درمیانے حجم کے کاروبار میں فنڈز کو منتقل کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

اے ٹی ایم نیٹ ورک

پاکستان میں 1990ء کے اواخر میں خودکار تلارمشین (ATM) کا آغاز ای بینکاری میں سب سے اہم پیش رفت ہے۔ اطلاعاتی ٹیکنالوجی میں جدیدیت کے باعث اے ٹی ایم 24 گھنٹے خردہ بینکاری کی سہولیات فراہم کرتا ہے۔ جس میں نقدی نکلوانے، بلوں کی ادائیگی، موبائل فون سے متعلق سہولتیں، چیک بُک درخواستیں، چھوٹی اکاؤنٹ اسٹیٹمنٹ وغیرہ شامل ہیں۔ جب سے اے ٹی ایم خدمات کا آغاز ہوا ہے اس کے لین دین کی نمو تعداد اور قدر دونوں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے (**جدول 2**)۔ جون 2008ء کے اختتام پر اے ٹی ایم کی تعداد 3,121 ہو گئی ہے جبکہ دسمبر 2000ء کے اختتام پر ان کی تعداد صرف 206 تھی۔ اے ٹی ایم مرکزی اے ٹی ایم سوئچ نیٹ ورک کے ساتھ منسلک ہوتے ہیں اس لیے صارفین ملک بھر میں کسی بھی اے ٹی ایم کے ذریعے اپنے اکاؤنٹ تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ ان سہولتوں کے باعث اے ٹی ایم کے سودوں میں زبردست نمو ہوئی ہے۔ 2008ء کی پہلی ششماہی کے دوران 19.0 ملین کے اے ٹی ایم سودے ہوئے جبکہ تین سالوں کے اسی عرصے میں صرف 8.6 ملین نمو ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے صرف تین سالوں میں اس میں 2.2 گنا اضافہ ہوا۔ اوسط سائز کے اے ٹی ایم سودوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ ای بینکاری کا یہ طریقہ بنیادی طور پر کم قدر کے سودوں بشمول نقدی نکلوانے، یوٹیلٹی بلوں کی ادائیگی وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ بینکوں کی جانب سے روزانہ کی بنیاد پر رقم نکلوانے کی حد مقرر کی گئی ہے۔

مجوزہ جگہوں سے فروخت (POS) کی لین دین

ای بینکاری صارفین کو کریڈٹ یا ڈیبٹ کارڈ کے ذریعے بھی اپنی ادائیگیاں کرنے کی سہولتیں فراہم کرتا ہے۔ پاکستان میں الیکٹرانک سودوں کا یہ تیسرا اہم ذریعہ ہے۔ مجموعی الیکٹرانک سودوں میں اس کا حصہ 15 فیصد ہے۔ ملک بھر میں جون 2008ء کے اختتام پر کل 55 ہزار 853 مجوزہ جگہوں سے فروخت کے ٹرمینل / مشینیں نصب کی گئی ہیں۔

دیگر طریقوں کی ای بینکاری

پاکستان میں کئی بینک انٹرنیٹ اور موبائل بینکاری کی پیشکش کرتے ہیں۔ اگرچہ مجموعی ای بینکاری سودوں میں ان کا حصہ قدرے کم ہے جو کہ صرف 2 فیصد ہے۔ تاہم مستقبل قریب میں صارفین میں آگہی سے اس میں اضافے کا امکان ہے۔

12.3 بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی نظام (PRISM)

مرکزی بینکوں کی جانب سے بھاری قدر کی ادائیگیوں کی چکتائی کے لیے بروقت مجموعی چکتائی کا نظام سب سے زیادہ قابل ترجیح طریقوں میں سے ایک ہے۔ خصوصاً بین البینک چکتائی کے لیے اس نظام کو ادائیگی و چکتائی میں خطرے سے پاک تشکیل دیا گیا ہے۔ اس نظام میں ادائیگیوں کی چکتائی رئیل ٹائم

میں مرکزی بینک میں سیٹلمنٹ کھاتوں میں کی جاتی ہے۔ ادائیگیوں کی فوری اور مسلسل چکتائی سے نہ صرف بین البینک چکتائی میں نظام اور قرضوں کو لاحق خطرات کم کرتے ہیں بلکہ ضرورت پڑنے پر ان فنڈز کو اپنی سہولت کے لحاظ سے استعمال کر سکتے ہیں۔ بروقت مجموعی چکتائی کے نظام کو ہموار چلانے کے لیے حصہ داروں کے سیٹلمنٹ کھاتوں کا مؤثر توازن ضروری ہے۔

اسٹیٹ بینک نے بین البینک منڈی، حکومتی تمسکات اور خردہ ادائیگیوں کے دیگر نظام میں زیادہ مالیت کے سودوں کی چکتائی کی استعداد میں اضافہ کیا ہے اور روایتی خالص چکتائی کے نظام[2] کو ایک منظم زیادہ مالیت کے الیکٹرانک ادائیگی کے نظام سے تبدیل کر دیا ہے جسے بین البینک بروقت چکتائی کا پاکستانی طریقہ (PRISM) کہا جاتا ہے جو یکم جولائی 2008ء سے کام کر رہا ہے۔ پرزم نے بین البینک زرکی منڈی کے سودوں اور غیر ملکی زرمبادلہ کے معاملات سے اپنے کام کا آغاز کیا اس کے بعد بین البینک حکومتی تمسکات کی لین دین، خردہ کلیرنگ (نفٹ) سے خالص چکتائیاں اور بینکوں کے کارڈز کی کلیرنگ (اے ٹی ایم چلانے والے) کے ذریعے اس کے دائرہ کار میں مزید اضافہ کیا۔

اس نظام کے تحت بینکوں اور مالی اداروں کے ہولڈنگ اکاؤنٹس اسٹیٹ بینک میں ہوتے ہیں جنہیں ریئل ٹائم میں کمپیوٹرائزڈ نیٹ ورک کے ذریعے چلایا جاتا ہے۔ لین دین کی بروقت مجموعی چکتائی کے نظام سے سیالیت کی عارضی کمی واقع ہوسکتی ہے جسے ریپو معاہدے کے تحت انٹرا ڈے رقم کی سہولت کے ذریعے پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس نظام میں دستیاب فہرست کی سہولت کا استعمال کرتے ہوئے بینک اپنی ادائیگیوں کی ترجیحات میں بھی تبدیلی لا سکتے ہیں۔ ان خصوصیات سے بینکوں کو رقوم پر مزید کنٹرول رکھنے میں مدد ملے گی۔ مزید برآں ایس بی پی بی ایس سی دفتروں میں مختلف جاری کھاتوں کی خردہ کلیرنگ کے لیے سیالیت کی شرائط کو خارج کرتے ہوئے پرزم کے تحت مرکزی کثیر فریقی خالص چکتائی کا نظام[3] بینکوں کی سیالیت کا مؤثر استعمال فراہم کرتا ہے۔

پرزم ادائیگی کے نظاموں میں خطرے کے انتظام کے علاوہ غیر ملکی زرمبادلہ، حکومتی تمسکات/بانڈز اور ایکویٹی سرمایہ کاروں کی چکتائی سے متعلقہ لین دین کے لیے دیگر علاقائی و بین الاقوامی ادائیگی کے نظاموں کے ساتھ رابطے کی سہولت بھی دیتا ہے۔ وقت کے ساتھ اس نظام سے اسٹیٹ بینک کی کھلی منڈی کے معاملات کو سنبھالنے اور بین البینک سودوں کے قیام کی صلاحیتوں کو تقویت ملے گی۔

12.4 سوسائٹی فار ورلڈ وائڈ انٹر بینک فنانشل کمیونی کیشنز (SWIFT)

1973ء میں 10 صنعتی ممالک کے مرکزی بینکوں نے بلجیم میں ایک محفوظ مواصلاتی نظام قائم کیا جسے سوسائٹی فار ورلڈ وائڈ انٹر بینک فنانشل کمیونی کیشنز (SWIFT) کہا جاتا ہے۔ جو مالی اداروں کی سرحد پار لین دین کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ نظام دنیا بھر میں مالی پیغامات کے نیٹ ورک کو محفوظ طریقے سے چلاتا ہے۔ جون 2008ء تک سوئفٹ دنیا بھر میں 208 ممالک کے 8,000 مالی اداروں کے ساتھ منسلک ہے۔ اس نظام کے ذریعے ایک دن میں 15 ملین سے زائد پیغامات کا تبادلہ کیا گیا ہے۔

اس سے قبل پاکستان کے اندر بینکوں میں سرحد پار لین دین کے لیے ٹیلکس نظام استعمال کیا جاتا ہے۔ پاکستان میں 1998ء میں پہلے ملکی بینک نے سوئفٹ میں شمولیت اختیار کی اور 2000ء میں اسٹیٹ بینک بھی اس میں شامل ہوا۔ جبکہ موجودہ طور پر پاکستان کے تمام بینک سوئفٹ نظام کے ذریعے اپنی سرحد پار لین دین کرتے ہیں۔ سوئفٹ زیادہ مالیت کی لین دین کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔ پاکستان میں سرحد پار لین دین کے لیے سوئفٹ بنیادی مواصلات کا ذریعہ ہے۔ پرزم کے نفاذ سے نہ صرف پاکستانی بینکوں کو سوئفٹ سے رابطے کے لیے پست لاگت کی سطح فراہم ہوتی ہے بلکہ زیادہ مالیت کی سرحد پار لین دین میں خطرات کو کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

12.5 خطرے پر اثرات

ان مختلف پیش رفت سے واضح ہوتا ہے کہ پاکستان میں ادائیگی و چکتائی کا نظام اطلاعاتی ٹیکنالوجی اور عالمی و ملکی پیش رفت کی وجہ سے بتدریج ترقی کر رہا

[2] اس نظام کے تحت اسٹیٹ بینک تمام بینکوں کو مرکزی بینک کے ساتھ جاری کھاتوں کے قیام کے لیے چیک بکس جاری کرتا تھا تاکہ سیالیت کی آئینی ضروریات کو پورا کیا جائے اور زیادہ مالیت کے بین البینک سودوں کی چکتائی کی جائے۔ ادائیگیوں کی چکتائی کے لیے ایس بی پی بی ایس سی کے کاؤنٹرز پر چیکس دیے جاتے ہیں۔ ان چیکس کی پروسیسنگ ترسیلی بینک کے کھاتے سے کٹوتی اور وصول کنندہ بینک کے کھاتے میں بھیجنے سے کی جاتی ہے۔ اور یہ تمام کارروائی دن کے آخر میں مکمل ہوتی ہے۔

[3] یہ نظام بینکوں کے کھاتوں کی چکتائی کی سہولت کراچی آفس میں فراہم کرتا ہے جبکہ اس سے قبل چکتائی کا کام ایس بی پی بی ایس سی کے تمام مقامی 16 دفتروں میں ہوتا تھا۔

ہے۔ تاہم حالیہ چند برسوں میں اس کی گنجائش اور کارگزاری میں واضح بہتری آئی ہے۔ یہ تبدیلیاں نظام سے جڑے خطرات کی نوعیت پر بھی اثر انداز ہوئی ہیں۔ اس سیکشن میں ایسے ہی خطرات کے بارے میں بیان کیا گیا ہے۔

ای بینکاری نے اپنے صارفین کو وسیع امکانات، زیادہ معلومات اور آگہی کے ساتھ ساتھ تیز اور زیادہ مسابقتی خدمات فراہم کی ہیں۔ لیکن اُسی وقت زیادہ معلومات دینے سے اس میں خطرات شامل ہو جاتے ہیں کیونکہ بسا اوقات صارفین سبسکرائب کرنے کے لیے دی جانے والی سہولتوں کی شرائط کو پوری طرح سمجھ نہیں پاتے ہیں۔

12.5.1 آپریشنل خطرہ

ای بینکاری عام طور پر بینکاری سرگرمیوں کی پیچیدگی میں اضافے کا باعث ہوتی ہے خصوصاً اگر بینک زیادہ روایتی خدمات کے برعکس کوئی جدید یا پُرتخیل مصنوعات کی پیشکش کر دیں۔ آپریشنل خطرے میں سے سب سے اہم خطرہ کاروباری وظائف کے لیے بیرونی ذرائع سے کام لینے سے متعلق ہے۔ جو کہ ملک کے اندر ماہرین کی کمی کے باعث لاگت میں کمی کے لیے کیا جاتا ہے۔ مخصوص وظیفے کی انجام دہی کے لیے مقرر کیے گئے باہر کے لوگوں سے بینک کو جزوی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح کاروباری حجم کی پیش گوئی ای بینکاری کے لیے مزید چیلنجز لا سکتی ہے۔

12.5.2 سیکورٹی خطرہ

عام خیال یہ کیا جاتا ہے کہ ای بینکاری سیکیورٹی خطرات میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں بینک کو ایک پُر خطر ماحول میں کام کرنا پڑتا ہے۔ اہم سیکیورٹی خطرات کی اقسام درج ذیل ہیں: مجرمانہ عزائم؛ ہیکروں کی جعل سازی؛ اور نظام میں نقائص۔ ان تمام خلاف ورزیوں کے سنجیدہ مالی اور قانونی نتائج ہو سکتے ہیں۔

12.5.3 اسٹریٹجک خطرہ

سنیئر انتظامیہ کی ای بینکاری خدمات سے جڑے ہوئے خطرات کے بارے میں معلومات کی کمی کے باعث اسٹریٹجک خطرہ ہو سکتا ہے۔ نئے نظام اور آغاز کی بلند لاگت کے جلد اور دیر سے آنے والوں کے لیے مختلف مضمرات ہو سکتے ہیں کیونکہ ای بینکاری سے ادارے کے اسٹریٹجک خطرات بڑھ سکتے ہیں۔

12.5.4 خطرۂ ساکھ

کسی بھی بینک کی جانب سے ای بینکاری کی خدمات فراہم کرنے کی پیشکش سے اس کی ساکھ کے خطرے کا امکان بڑھ جاتا ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں فراہم کی جانے والی خدمات جیسے وعدے کے مطابق خدمات فراہم کرنے میں ناکامی، ای بینکاری خدمات کے استعمال میں مشکلات، اکثر خدمات کی فراہمی میں معطلی، صارفین کی صیغہ راز معلومات کی چوری، دھوکہ دہی وغیرہ سے صارفین کے بھروسے پر اثر پڑ سکتا ہے۔ مزید یہ کہ اگر ناموافق پیش رفت کو پھیلایا جا رہا ہے تو معلومات کے تیز بہاؤ سے بھی ساکھ کا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔

12.6 ماحصل

پرزم کے کامیاب نفاذ کے بعد اب اسٹیٹ بینک تمام ادائیگیوں کی خدمات فراہم کرنے والے اور مالی اداروں کے تعاون سے کام کر رہا ہے تا کہ متعلقہ طریقہ کاروں میں پیش رفت اور اس کے معیار کو بہتر بنایا جائے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک صارفین کو ادائیگی کے دستیاب نئے آلات اور خدمات کے بارے میں بہتر معلومات کے لیے تعلیمی اور آگہی کے پروگراموں میں بھی مصروف ہے۔ اس سلسلے میں چند کوششوں کو اسٹیٹ بینک کی ہدایات کے تفصیلی تعارف کے ساتھ پہلے ہی سے نافذ کر دیا گیا ہے۔ جن میں: (1) کارڈ ہولڈرز[4] (2) اے ٹی ایم آپریشنز کی یکسانیت؛ اور (3) اے ٹی ایم کے لیے آپریشنل رہنما ہدایات شامل ہیں۔

[4] کریڈٹ/ڈیبٹ/اسمارٹ کارڈ استعمال کرنے والے کھاتہ داروں کے لیے پی ایس ڈی کی ہدایات www.sbp.org.pk پر دستیاب ہیں۔